سوال

(440) قرض کے متعلق سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے کسی شخص سے کچھ رقم لینا تھی، میرے مطالبہ پر اس نے کسی شخص کے ہاتھ روانہ کردی۔ رقم بھیجنے سے پہلے اس نے مجھ سے پوچھا کہ فلاں شخص کے ہاتھ رقم بھیج دوں، میں نے کہا بھیج دیں، پھر اس نے مجھے اطلاع کردی کہ رقم کی ادائیگی کے بعد کسی کے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوں، جو شخص رقم لارہا تھا راستہ میں اس کی جیب کٹ گئی۔ اس طرح وہ رقم مجھے نہیں مل سکی، اب کیا رقم لانے والے سے مطالبہ کرسکتا ہوں؟

میرے کچھ عزیز واقارب انتہائی غریب ہیں، کیا میں انہیں بتائے بغیر زکوۃ سے ان کا تعاون کرسکتا ہوں یا زکوۃ کے متعلق وضاحت کرنا ضروری ہے۔

میں نے کسی کا قرض دینا ہے، میں اسے مطلع کردوں کہ میں ادائیگی کی پوزیشن میں نہیں ہوں، وہ خاموشی اختیار کرلے اور رقم کا مطالبہ بھی نہ کرے۔ آیا اس کے رویے سے یہ رقم معاف سمجھی جائے گی یا اس کی ادائیگی کرنا پڑے گی؟ کتاب وسنت کی روشنی میں ان سوالات کے جوابات دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرض کی رقم مقروض کے ذمے واجب الادا ہوتی ہے، قرض خواہ کے مطالبے پر اس نے ادائیگی کا بندوبست کردیا اور بھیجنے سے قبل اس نے قرض خواہ سے پوچھا کہ آپ کی رقم فلاں شخص کے ہاتھ بھیج دوں؟ اس کے کہنے پر اس نے رقم ارسال کردی۔ اب مقروض بری الذمہ ہے۔ اب سوئے اتفاق سے وہ رقم چوری ہوگئی اور قرض خواہ تک نہ پہنچ سکی، اس میں رقم لانے والے شخص کو موردالزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ کیونکہ اس کے پاس رقم امانت تھی جو اس سے ضائع ہوگئی۔ اکثر اہل علم کا موقف ہے کہ امانت کے ضائع ہونے پر کوئی تاوان نہیں بشرطیکہ امانت کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہ کی گئی ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ [مغنی لابن قدامہ، ص: ۲۵۷، ج ۹]

اس سلسلہ میں ایک مرفوع حدیث بھی مروی ہے۔ [سنن بیہقی، ص: ۲۸۹، ج ۶]

ان شواہد کی بنا پر قرض خواہ کو قطعی طور پر یہ حق نہیں ہے کہ وہ رقم لانے والے سے اپنی رقم کا مطالبہ کرے، اس میں رقم لانے والا بے قصور ہے۔ [واللہ اعلم]

عزیز واقارب پر زکوۃ خرچ کرنا بہت فضیلت کا باعث ہے بشرطیکہ جن اقارب پر زکوۃ خرچ کرنا ہے ان کے اخراجات کی ذمہ داری خرچ کرنے والے پر نہ ہو، مثلاً: خاوند اپنی

اولاداور بیوی پرزکوۃ سے خرچ نہیں کرسکتا ۔ کیونکہ ان پرخرچ کرنا باپ اورخاوند کی ذمہ داری ہے ۔ البتہ بیوی اپنے خاوند پرزکوۃ وغیرہ خرچ کرسکتی ہے ،چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک عنوان باایں الفاظ قائم کیا ہے کہ ''اقارب کوزکوۃ دینا،پھرایک حدیث بیان کی ہے کہ اقارب پرخرچ کرنے والے کودواجرملتے ہیں ،صدقہ خیرات کرنے اورقرابت داری کا لحاظ رکھنے کا۔'' [صحیح بخاری ،الزکوۃ :۱۴۶۶]

اگرچہ بعض علما کاموقف ہے کہ زکوۃ دیتے وقت وضاحت کردیناچاہیے کہ تعاون زکوۃ سے کیا جارہا ہے لیکن کتاب وسنت میں ہمیں کوئی ایسی دلیل نہیں مل سکی ،جس سے اس قسم کی وضاحت کرنے کا ثبوت ملتاہو ،اس لئے عزیزواقارب کوزکوۃ دی جاسکتی ہے ۔اوراس کےلئے زکوۃ کی صراحت کرنے کی قطعاًکوئی ضرورت نہیں ۔ [واللہ اعلم]

قرآن کریم میں قرض کے متعلق صراحت ہے کہ اگرمقروض تنگ دست ہوتواسے ادائیگی کےلئے مزید مہلت دی جائے یااسے قرض معاف کردیاجائے ۔لیکن معافی کےلئے ضروری ہے کہ وہ برضاورغبت اوردل کی خوشی سے اسے معاف کرے ۔

صورت مسئولہ میں اگرقرض خواہ نے خاموشی اختیار کی ہے تواسے مزید مہلت پر تو محمول کیاجاسکتا ہے ۔لیکن اس خاموشی کومعافی کی علامت نہیں قراردیاجاسکتا ۔مقروض کوچاہیے کہ حالات درست ہونے پرقرض خواہ کی رقم واپس کرے یاپھروضاحت کے ساتھ وہ رقم اس سے معاف کرالے موہوم رویے پرقرض کے معاف ہونے کی بنیاد نہ رکھی جائے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:442